

خُلاصہ القرآن

تدوین: مولانا عبد السلام



+92 321 3435786
qasalam.salam37@gmail.com

سورة الفاتحة



اس سورۃ میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی تعریف۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۲

اللہ کی بندگی اور عبادت۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۵

اللہ سے ہدایت کی دعاء۔

أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۶



- اس پارے میں پانچ باتیں ہیں:
- 1۔ اقسام انسان
- 2۔ اعجاز قرآن
- 3۔ قصہ تخلیق حضرت آدم علیہ السلام
- 4۔ احوال بنی اسرائیل
- 5۔ قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام



1۔ اقسام انسان

1۔ اقسام انسان تین ہیں:

مومنین: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۚ ۲ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

مومنین کی پانچ صفات مذکور ہیں:

۱۔ ایمان بالغیب

۲۔ اقامت صلوٰۃ

۳۔ انفاق

۴۔ ایمان بالکتاب

۵۔ یقین بالآخرۃ



منافقین:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝۸

منافقین کی کئی خصلتیں مذکور ہیں:

جھوٹ،	دھوکا،	عدم شعور،	قلبی بیماریاں،
سفاهت،	احکام الہی کا استہزاء،	فتنہ و فساد،	
جہالت،	ضلالت،	تذبذب۔	



کافرین۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٦

کفار کے بارے میں بتایا کہ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے۔



2۔ اعجاز قرآن:

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِـ_____ ۲۳

جن سورتوں میں قرآن کی عظمت بیان ہوئی ان کے شروع میں حروف مقطعات ہیں یہ بتانے کے لیے کہ انھی حروف سے تمہارا کلام بھی بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی، مگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام جیسا کلام بنانے سے عاجز ہو۔



• 3۔ قصہ حضرت آدم علیہ السلام:

• وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ^{صَلِّ} خَلِيفَةً ----- ٣٠

• اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنانا،

• فرشتوں کا انسان کو فساد دی کہنا،

- اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام کو علم دینا،

• فرشتوں کا اقرارِ عدمِ علم کرنا،

• فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کروانا،

• شیطان کا انکار کرنا پھر مردود ہو جانا،

- جنت میں آدم و حواء علیہما السلام کو شیطان کا بہکانا اور پھر انسان کو خلافت

ارض عطا ہونا۔



4۔ احوال بنی اسرائیل:

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِی الّٰتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
وَإِیَّیْ فَاَرْهَبُوْنَ ۚ ۴۰

ان کا کفر ان نعمت اور اللہ تعالیٰ کا ان پر لعنت نازل کرنا۔



5۔ قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام:

﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۚ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۖ﴾ - ۱۲۴

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اسے قبول کروانا اور پھر توبہ و استغفار کرنا۔



• 1۔ تحویل قبلہ:

• قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۖ

----- ۱۴۴

ہجرت مدینہ کے بعد سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، آپ ﷺ کی چاہت تھی کہ خانہ کعبہ قبلہ ہو، اللہ تعالیٰ نے آرزو پوری کی اور قبلہ تبدیل ہو گیا۔



- ا۔ اللہ سے مدد حاصل کرنے کا طریقہ:
- اللہ تعالیٰ نے بتلادیا کہ مجھ سے مدد کے حصول کا طریقہ
- صبر
- نماز

- صفامر وہ کی سعی
- ❁ إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﷺ ----- ۱۵۸



2۔ آیتِ بر اور ابوابِ بر:

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ ---- (البقرة: ۱۷۷)

یہ آیتِ بر کہلاتی ہے،

اس میں تمام احکامات

عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق

اجمالی طور پر مذکور ہیں، آگے ابوابِ البر تفصیلی طور پر ہیں:



۲۔ مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ تعالیٰ کے نامزد ہوان کی
حرمت

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لغيرِ اللَّهِ-----۱۷۳

۳۔ قصاص

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۱۷۸

۴۔ وصیت

كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ-----۱۸۰

۵۔ روزے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا-----۱۸۳



٦- اعتكاف

وَلَا تُبَشِّرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ ١٨٧

٧- حرام كمائى

١٨٨- طل

٨- قمرى تاريخ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۚ ١٨٩



٩- جهاد

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُوكُمْ وَخُذُوا حَيَاتُكُمْ كَمَا يُلَاحِظُ اللَّهُ عَمَلَكُمْ ۚ سَبِيلَ اللَّهِ هُوَ أَنْ تُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِئَلَّامُ يَرْفَعَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِي الدِّينِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ مُبِينٌ ۚ

١٩٠-----

١٠- حج

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْعَ لَهُ عَنْهُ ۚ وَاتَّقِ اللَّهَ عَسَىٰ أَمْرُهُ أَن تَكُونُوا مِنْ الْمُخْلَصِينَ ۚ

١٩٧-----

١١- انفاق في سبيل الله تعالى

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبْنَ ۚ وَالنَّصِيبُ الَّذِي لِلنِّسَاءِ عَلَىٰ مَا كَسَبْنَ ۚ وَاللَّهُ يَبْصِرُ الْعَمَلُ ۚ

٢١٥-----

١٢- هجرة

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَآتُونَ حَسَنَاتٍ أَلَفَ ۚ

٢١٨-----



۱۳۔ شراب اور جوا

❖ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا _____ ۲۱۹

۱۴۔ مشرکین سے نکاح

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُوْمِنَ^۱ وَلَآئِمَّةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ _____ ۲۲۱

۱۵۔ حیض میں جماع

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَىٰ فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ _____ ۲۲۲



١٦- ايلاء

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ٢٢٦

١٧- طلاق

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ ۖ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَنٍ ٢٢٩

١٨- عدت

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنۢ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۚ ٢٣٠

١٩- رضاعت

وَالْوَالِدَتُ يُرَضِعَنَّ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِّمَنۢ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ

..... ٢٣٣



3۔ قصہ طاعون:

کچھ لوگوں پر طاعون کی بیماری آئی، وہ موت کے خوف سے دوسرے شہر چلے گئے، اللہ تعالیٰ نے (دو فرشتوں کو بھیج کر) انہیں موت دی (تاکہ انسانوں کو پتا چل جائے کہ کوئی موت سے بھاگ نہیں سکتا) کچھ عرصے بعد اللہ نے (ایک نبی کے دعا مانگنے پر) انہیں دوبارہ زندگی دے دی۔



4۔ قصہ طالوت:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۲۴۷

طالوت کے لشکر نے جالوت کے لشکر کو باوجود کم ہونے کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی۔



اس پارے میں دو حصے ہیں:

1۔ بقیہ سورۃ بقرہ

2۔ ابتدائے سورۃ آل عمران



(پہلا حصہ) سورہ بقرہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں:

- ۱۔ دو بڑی آیتیں
- 2۔ دو نبیوں کا ذکر
- ۳۔ صدقہ اور سود



۱۔ دو بڑی آیتیں:

- ایک ”آیت الکرسی“ ہے جو فضیلت میں سب سے بڑی ہے، اس میں سترہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
- دوسری ”آیت مداینہ“ جو مقدار میں سب سے بڑی ہے اس میں تجارت اور قرض سے متعلق احکامات مذکور ہیں۔



۲۔ دونبیوں کا ذکر:

ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے مباحثہ اور احیائے موتی کے مشاہدے کی دعاء۔

دوسرے حضرت عزیر علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے سو سال تک موت دے کر پھر زندہ کیا۔



- ۳۔ صدقہ اور سود:
بظاہر صدقے سے مال کم ہوتا ہے اور سود سے بڑھتا ہے،
- مگر درحقیقت صدقے سے مال بڑھتا ہے اور سود سے گھٹتا ہے۔



• (دوسرا حصہ)

• سورہ آل عمران کا جواب ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں چار باتیں ہیں:

- 1۔ سورہ بقرہ سے مناسبت
- 2۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چار قصے
- 3۔ اہل کتاب سے مناظرہ، مباہلہ اور مفاہمہ
- 4۔ انبیائے سابقین سے عہد



• 1۔ سورۃ بقرہ سے مناسبت

مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآن کی حقانیت اور اہل کتاب سے خطاب ہے۔ سورۃ بقرہ میں اکثر خطاب یہود سے ہے جبکہ آل عمران میں اکثر روئے سخن نصاریٰ کی طرف ہے۔



2۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چار قصے:

پہلا قصہ جنگ بدر کا ہے، تین سو تیرہ نے ایک ہزار کو شکست دے دی۔

دوسرا قصہ حضرت مریم علیہ السلام کے پاس بے موسم پھل کے پائے جانے کا ہے۔

تیسرا قصہ حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد عطا ہونے کا ہے۔

چوتھا قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونے، بچپن میں بولنے اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ہے۔



3۔ مناظرہ، مباہلہ اور مفاہمہ:

اہل کتاب سے مناظرہ ہوا، پھر مباہلہ ہوا کہ تم اپنے اہل و عیال کو لاؤ، میں اپنے اہل و عیال کو لاتا ہوں، پھر مل کر خشوع و خضوع سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس پر خدا کہ لعنت ہو، وہ تیار نہ ہوئے تو پھر مفاہمہ ہوا، یعنی ایسی بات کی دعوت دی گئی جو سب کو تسلیم ہو اور وہ ہے کلمہ ”لا الہ الا اللہ“۔



4۔ انبیائے سابقین سے عہد:

انبیائے سابقین سے عہد لیا گیا کہ جب آخری نبی آئے تو تم اس کی بات مانو گے، اس پر ایمان لاؤ گے اور اگر تمہارے بعد آئے تو تمہاری امتیں اس پر ایمان لائیں۔



• اس پارے میں دو حصے ہیں:

• ۱۔ بقیہ سورۃ آل عمران

۲۔ ابتدائے سورۃ نساء



(پہلا حصہ)

سورہ آل عمران کے بقیہ حصے میں پانچ باتیں ہیں:

1۔ خانہ کعبہ کے فضائل

2۔ باہمی جوڑ

3۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

4۔ تین غزوے

5۔ کامیابی کے چار اصول



1۔ خانہ کعبہ کے فضائل:

یہ سب سے پہلی عبادت گاہ ہے اور اس میں واضح نشانیاں ہیں جیسے: مقام ابراہیم۔ جو حرم میں داخل ہو جائے اسے امن حاصل ہو جاتا ہے۔

2۔ باہمی جوڑ:

اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھامو۔



3۔ امر بالمعروف اور نہی عن النکر:

یہ بہترین امت ہے کہ لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالی گئی ہے،
بھلائی کا حکم کرتی ہے، برائی سے روکتی ہے اور اللہ پر ایمان رکھتی
ہے۔

4۔ تین غزوے:

۱۔ غزوہ بدر

۲۔ غزوہ احد

۳۔ غزوہ حراء الاسد



5۔ کامیابی کے چار اصول:

۱۔ صبر

۲۔ مصابرہ (دوسروں کو صبر کی تلقین)

۳۔ مرابطہ (باہمی رابطہ)

۴۔ تقویٰ



(دوسرا حصہ)

سورہ نساء کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں چار باتیں ہیں:

- 1۔ یتیموں کا حق: (ان کو ان کا مال حوالے کر دیا جائے۔)
- 2۔ تعدد ازواج: (ایک مرد بیک وقت چار نکاح کر سکتے ہیں بشرط ادائیگی حقوق۔)
- 3۔ میراث: (اولاد، ماں باپ، بیوی، کلالہ کے حصے بیان ہوئے اس قید کے ساتھ کہ پہلی وصیت ادا کر دی جائے۔)
- 4۔ محرم عورتیں: (مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، رضاعی مائیں، رضاعی بہنیں، ساس، سوتیلی بیٹیاں، بہویں۔)



اس پارے میں آٹھ باتیں ہیں:

- ۱۔ خانہ داری کی تدابیر
- ۲۔ عدل اور احسان
- ۳۔ جہاد کی ترغیب
- ۴۔ منافقین کی مذمت
- ۵۔ قتل کی سزائیں
- ۶۔ ہجرت اور صلاة الخوف
- ۷۔ ایک قصہ
- ۸۔ سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب



۱۔ خانہ داری کی تدابیر:

پہلی ہدایت تو یہ دی گئی کہ مرد سربراہ ہے عورت کا پھر نافرمان بیوی سے
متعلق مرد کو تین تدبیریں بتائی گئیں:

ایک یہ کہ اس کو وعظ و نصیحت کرے،

نہ مانے تو بستر الگ کر دے،

اگر پھر بھی نہ مانے تو انتہائی اقدام کے طور پر حد میں رہتے ہوئے اس کی پٹائی
بھی کر سکتا ہے۔



۲۔ عدل واحسان:

عدل واحسان کا حکم دیا گیا تاکہ اجتماعی زندگی بھی درست ہو جائے۔

۳۔ جہاد کی ترغیب:

جہاد کی ترغیب دی کہ موت سے نہ ڈرو وہ تو گھر بیٹھے بھی آسکتی ہے، نہ جہاد میں نکلنا موت کو یقینی بناتا ہے، نہ گھر میں رہنا زندگی کے تحفظ کی ضمانت ہے۔



۴۔ منافقین کی مذمت:

منافقین کی مذمت کر کے مسلمانوں کو ان سے چوکنہ کیا ہے کہ
خبردار! یہ لوگ تمہیں بھی اپنی طرح کا فریانا چاہتے ہیں۔

۵۔ قتل کی سزائیں:

قتل کی سزائیں بیان کرتے ہوئے بڑا سخت لہجہ استعمال ہوا کہ
مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلیگا،
مراد اس سے جائز سمجھ کر قتل کرنے والا ہے۔



۶۔ ہجرت اور صلاة الخوف:

جہاد کی ترغیب دی تھی، اس میں ہجرت بھی کرنی پرتی ہے اور جہاد اور ہجرت میں نماز پڑھتے وقت دشمن کا خوف ہوتا ہے، اس لیے صلاة الخوف بیان ہوئی۔

۷۔ ایک قصہ:

ایک شخص جو بظاہر مسلمان مگر درحقیقت منافق تھا اس نے چوری کی اور الزام ایک یہودی پر لگا دیا، نبی علیہ السلام تک یہ واقعہ پہنچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے خلاف فیصلہ دینے ہی والے تھے کہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ چور وہ مسلمان نما منافق ہے، چنانچہ وہ چور مکہ بھاگا اور کھلا کافر بن گیا۔



۸۔ سیدھے راستے پر چلنے کی ترغیب:
شیطان کی اطاعت سے بچو، وہ گمراہ کن ہے،
ابوالانبیاء ابرہیم علیہ السلام کی اتباع کرو،
عورتوں کے حقوق ادا کرو،
منافقین کے لیے سخت عذاب ہے۔



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ نساء کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ مائدہ کا ابتدائی حصہ



(پہلا حصہ) سورۃ نساء کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں:

۱۔ یہود کی مذمت

۲۔ نصاریٰ کی مذمت

۳۔ میراث



۱۔ یہود کی مذمت:
انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔

۲۔ نصاریٰ کی مذمت:
یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو کا شکار کر عقیدہ تثلیث کے حامل ہو گئے۔

۳۔ میراث:
عینی اور علاقہ بہنوں کے حصے مذکور ہوئے کہ ایک بیٹی کو نصف، ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اگر بھائی بھی ہوں تو لڑکے کو لڑکی سے دو گنا ملے گا۔



(دوسرا حصہ)

سورہ مائدہ کا جواب ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں پانچ باتیں ہیں:

۱۔ اوفوا بالعتقود

۲۔ حرام چیزیں

۳۔ ہابیل اور قابیل کا قصہ

۵۔ یہود و نصاریٰ کی مذمت



۱۔ اوفوا بالعقود

(ہر جائز عہد اور عقد جو تمہارے اور رب کے درمیان ہو یا تمہارے اور انسانوں کے درمیان ہو اسے پورا کرو)

۲۔ حرام چیزیں

(بہنے والا خون، خنزیر کا گوشت اور جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو)

۳۔ طہارت

(وضو، تیمم اور غسل کے مسائل)



۴۔ ہابیل اور قابیل کا قصہ
(قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تھا، قتل اور چوری کے احکامات)

۵۔ یہود و نصاریٰ کی مذمت

(یہ لوگ خود کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں، حالانکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی آتا ہے، نبی علیہ السلام کو انکی طرف سے جو سرکشیاں ہوئی ہیں ان پر تسلی دی گئی، مسلمانوں کو ان سے دوستی کرنے سے منع فرمایا گیا اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنتِ خداوندی مذکور ہوئی، پھر آخر میں بتایا کہ یہ تمہارے خطرناک دشمن ہیں)



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ مائدہ کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ انعام ابتدائی حصہ



(پہلا حصہ)

سورہ مائدہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں:

- ۱۔ حبشہ کے نصاریٰ کی تعریف
- ۲۔ حلال و حرام کے چند مسائل
- ۲۔ قیامت اور تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام



۱۔ حبشہ کے نصاریٰ کی تعریف:
جب ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو اسے سن کر ان کی آنکھیں
آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔



• ۲۔ حلال و حرام کے چند مسائل:

• ہر چیز خود سے حلال یا حرام نہ بناؤ۔

• لغو قسم پر مؤاخذہ نہیں، البتہ یمین غموس پر کفارہ ہے، یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا انھیں پہننے کے لیے کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور ان تینوں کے نہ کر سکنے کی صورت میں تین دن روزے رکھنا۔

• شراب، جوا، بت اور پانسہ حرام ہیں۔

• حالتِ احرام میں محرم تری کا شکار کر سکتا ہے، خشکی کا نہیں۔

• حرم میں داخل ہونے والے کے لیے امن ہے۔

• چار قسم کے جانور مشرکین نے حرام کر رکھے تھے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام۔



۲۔ قیامت اور تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قیامت کے دن حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے پوچھا جائے گا کہ جب تم نے ہمارا پیغام پہنچایا تو تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ اسی سوال و جواب کے تناظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ اپنے احسانات گنوائیں گے، ان احسانات میں مائدہ والا قصہ بھی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے کہو ہم پر ایسا دسترخوان اتارے جس میں کھانے پینے کی آسمانی نعمتیں ہوں، چنانچہ دسترخوان اتارا گیا، ان احسانات کو گنوا کر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے اے عیسیٰ! کیا تم نے ان سے کہا تھا کہ تجھے اور تیری ماں کو معبود مانیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے تو پاک ہے، میں نے تو ان سے تیری عبادت کا کہا تھا۔ الی آخر۔



(دوسرا حصہ)

سورۃ انعام کا جواب ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں تین باتیں ہیں:

- ۱۔ توحید
- ۲۔ رسالت
- ۳۔ قیامت



۱۔ توحید:

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت و کبریائی خوب بیان ہوئی ہے۔

۲۔ رسالت:

نبی علیہ السلام کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیائے کرام کا تذکرہ فرمایا ہے:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام، (۲) حضرت اسحاق علیہ السلام، (۳) حضرت یعقوب علیہ السلام، (۴) حضرت نوح علیہ السلام، (۵) حضرت داؤد علیہ السلام، (۶) حضرت سلیمان علیہ السلام، (۷) حضرت ایوب علیہ السلام، (۸) حضرت یوسف علیہ السلام، (۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام، (۱۰) حضرت ہارون علیہ السلام، (۱۱) حضرت زکریا علیہ السلام، (۱۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام، (۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۱۴) حضرت الیاس علیہ السلام، (۱۵) حضرت اسماعیل علیہ السلام، (۱۶) حضرت یسع علیہ السلام، (۱۷) حضرت یونس علیہ السلام، (۱۸) حضرت لوط۔



۳۔ قیامت:

قیامت کے روز اللہ تمام انسانوں کا جمع کرے گا۔ (آیت: ۱۲)

روزِ قیامت کسی انسان سے عذاب کا ٹلنا اس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ (آیت: ۱۶)

روزِ قیامت مشرکین سے مطالبہ کیا جائے گا کہ کہاں ہیں تمہارے شرکاء؟ (آیت: ۲۲)

اس روز جہنمی تمنا کریں گے کہ کاش! انھیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اللہ رب کی

آیات کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والے بن جائیں۔ (آیت: ۲۷)

دنیا کی زندگی تو کھیل اور مشغلہ ہے، آخرت کی زندگی بدرجہا بہتر ہے۔ (آیت: ۳۲)



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ النعام کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ اعراف کا ابتدائی حصہ



(پہلا حصہ)

سورۃ انعام کے بقیہ حصے میں چار باتیں ہیں:

۱۔ تسلی رسول

۲۔ مشرکین کی چار حماقتیں

۳۔ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں

۴۔ دس وصیتیں



۱۔ تسلی رسول:

اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہے کہ یہ لوگ
ضدی ہیں، معجزات کا بے جا مطالبہ کرتے رہتے ہیں، اگر مردے
بھی ان سے باتیں کریں تو یہ پھر بھی ایمان نہ لائیں گے، قرآن کا
معجزہ ایمان لانے کے لیے کافی ہے۔



۲۔ مشرکین کی چار حماقتیں:

۱۔ یہ لوگ چوپایوں میں اللہ تعالیٰ کا حصہ اور شرکاء کا حصہ الگ الگ کر دیتے، شرکاء کے حصے کو اللہ تعالیٰ کے حصے میں خلط نہ ہونے دیتے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا حصہ شرکاء کے حصے میں مل جاتا تو اسے برانہ سمجھتے۔ (آیت: ۱۳۵)

۲۔ فقر یا عار کے خوف سے بیٹیوں کو قتل کر دیتے۔ (آیت: ۱۳۶)

۳۔ چوپایوں کی تین قسمیں کر رکھی تھیں: ایک جوان کے پیشواؤں کے لیے مخصوص، دوسرے وہ جن پر سوار ہونا ممنوع، تیسرے وہ جنہیں غیر اللہ کے نام سے ذبح کرتے تھے۔ (آیت: ۱۳۸)



۴۔ چوپائے کے بچے کو عورتوں پر حرام سمجھتے اور اگر وہ بچہ مردہ ہوتا تو عورت اور مرد

دونوں کے لیے حلال سمجھتے۔ (آیت: ۱۳۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں:

(۱) کھیتیاں

(۲) چوپائے



۴۔ دس وصیتیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۱)

(۲) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۱)

(۳) اولاد کو قتل نہ کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۱)

(۴) برائیوں سے اجتناب کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۱)

(۵) ناحق قتل نہ کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۱)

(۶) یتیموں کا مال نہ کھایا جائے۔ (آیت: ۱۵۲)

(۷) ناپ تول پورا کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۲)

(۸) بات کرتے وقت انصاف کو مد نظر رکھا جائے۔ (آیت: ۱۵۲)

(۹) اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کیا جائے۔ (آیت: ۱۵۲)

(۱۰) صراطِ مستقیم ہی کی اتباع کی جائے۔ (آیت: ۱۵۳)



(دوسرا حصہ)

سورہ اعراف کا جوابدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں پانچ باتیں ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

۲۔ چارندائیں

۳۔ جنتی اور جہنمیوں کا مکالمہ

۴۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل

۵۔ پانچ قوموں کے قصے



۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں:

(۱) قرآن کریم

(۲) تمکین فی الارض

(۳) انسانوں کی تخلیق

(۴) انسان کو مسجود ملائکہ بنایا۔



۲۔ چار ندائیں:

صرف اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار مرتبہ یا بَنی
آدَمَ کہہ کر پکارا ہے۔

پہلی تین نداؤں میں لباس کا ذکر ہے، اس کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے
مشرکین پر رد کر دیا کہ تمہیں ننگے ہو کر طواف کرنے کو اللہ تعالیٰ
نے نہیں کہا جیسا کہ ان کا دعویٰ تھا۔

چوتھی ندا میں اللہ تعالیٰ نے اتباع رسول کی ترغیب دی ہے۔



۳۔ جنتیوں اور جہنمیوں کا مکالمہ:

جنتی کہیں گے: ”کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا یقین آگیا؟“، جہنمی اقرار کریں گے، جہنمی کھانا پینا مانگیں گے، مگر جنتی ان سے کہیں گے: ”اللہ تعالیٰ نے کافروں پر اپنی نعمتیں حرام کر دی ہیں۔“



۴۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل:

(۱) بلند و بالا آسمان

(۲) وسیع و عریض عرش

(۳) رات اور دن کا نظام

(۴) چمکتے شمس و قمر اور ستارے

(۵) ہوائیں اور بادل

(۶) زمین سے نکلنے والی نباتات



۵۔ پانچ قوموں کے قصے:

(۱) قوم نوح (۲) قوم عاد (۳) قوم ثمود (۴) قوم لوط اور (۵) قوم شعیب
ان قصوں کی حکمتیں:

(۱) تسلی رسول

(۲) اچھوں اور بروں کے انجام بتانا

(۳) اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں

(۴) رسالت کی دلیل کہ امی ہونے کے باوجود پچھلی قوموں کے قصے بتا رہے

ہیں

(۵) انسانوں کے لیے عبرت و نصیحت



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ اعراف کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ انفال کا ابتدائی حصہ



(۱) سورۃ اعراف کے بقیہ حصے میں چھ باتیں یہ ہیں:

• ۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی قصہ

• ۲۔ عہد الست کا ذکر۔

• ۳۔ بلعم بن باعوراء کا قصہ۔

• ۴۔ تمام کفار چوپائے کی طرح ہیں۔

• ۵۔ قیامت کا علم کسی کو نہیں۔

• ۶۔ قرآن کی عظمت۔



بلعم بن باعوراء کا قصہ:

فتح مصر کے بعد جب بنی اسرائیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنے کا حکم ملا تو جبارین ڈر گئے اور بلعم بن باعوراء کے پاس آئے کہ کچھ کرو، بلعم کے پاس اسم اعظم تھا، اس نے پہلے تو اس کی مدد سے منع کیا، مگر جب انھوں نے رشوت دی تو یہ بہک گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے خلاف بد دعائیہ کلمات کہنے شروع کیے، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ وہ کلمات خود اس کے اور قوم جبارین کے خلاف نکلے، اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان نکال کر اس کو کتے کی طرح کر دیا۔ **فمشہ کمثل الکلب**



(۲) سورۃ انفال کا جواب ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں تین باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ غزوہ بدر اور مال غنیمت کا حکم
- ۲۔ مومنین کی پانچ صفات
- ۳۔ چھ بار مومنین سے خطاب



مومنین کی پانچ صفات یہ ہیں:
(۱) خشیت

(۲) تلاوت

(۳) توکل

(۴) نماز

(۵) سخاوت (آیت: ۲ و ۳)



چھ بار مومنین سے خطاب:

(۱) آیت: ۱۴ (اے ایمان والو! میدان جنگ میں کفار کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیرنا)

(۲) آیت: ۲۰ (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو)

(۳) آیت: ۲۴ (اے ایمان والو! اللہ اور رسول جب کسی کام کے لیے بلائیں تو ان کا حکم قبول کرو)

(۴) آیت: ۲۷ (اے ایمان والو! نہ اللہ اور رسول سے خیانت کرو نہ اپنی امانتوں میں)

(۵) آیت: ۲۹ (اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں ممتاز کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا)

(۶) آیت: ۴۵ (اے ایمان والو! دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو)



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ انفال کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ توبہ کا ابتدائی حصہ



سورۃ انفال کے بقیہ حصے میں پانچ باتیں یہ ہیں:

۱۔ مال غنیمت کا حکم

۲۔ غزوۃ بدر کے حالات

۳۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے چار اسباب

۴۔ جنگ سے متعلق ہدایات

۵۔ ہجرت اور نصرے کے فضائل



۱۔ مال غنیمت کا حکم:

مال غنیمت کا حکم یہ بیان ہوا کہ خمس نبی علیہ السلام آپ کے اقرباء یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور باقی چار حصے مجاہدین کے لیے ہیں۔

۲۔ غزوہ بدر کے حالات:

(۱) کفار مسلمانوں کو اور مسلمان کفار کو تعداد میں کم سمجھے اور ایسا اس لیے ہوا کہ اس جنگ کا ہونا اللہ کے ہاں طے ہو چکا تھا۔

(۲) شیطان مشرکین کے سامنے ان کے اعمال کو مزین کر کے پیش کر تارہا دوسری طرف مسلمانوں کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے۔

(۳) قریش غزوہ بدر میں ذلیل و خوار ہوئے۔



۳۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے چار اسباب:

میدان جنگ میں ثابت قدمی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے۔

(۳) اختلاف اور لڑائی سے بچ کر رہنا۔

(۴) مقابلے میں ناموافق امور پر صبر۔



۴۔ جنگ سے متعلق ہدایات:

(۱) دشمنوں سے مقابلے کے لیے مادی، عسکری اور روحانی تینوں اعتبار سے تیاری مکمل رکھیں۔

(۲) اگر کافر صلح کی طرف مائل ہوں تو صلح کر لو۔

۵۔ ہجرت اور نصرت کے فضائل:

(۱) مہاجرین و انصار سچے مومنین ہیں

(۲) گناہوں کی مغفرت

(۳) رزق کریم کا وعدہ



(۲) سورہٴ توبہ کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں دو باتیں
یہ ہیں:

۱۔ مشرکین اور اہل کتاب کے ساتھ جہاد
مشرکین سے جو معاہدے ہوئے تھے ان سے براءت کا اعلان ہے،
مشرکین کو حج بیت اللہ تعالیٰ سے منع کر دیا گیا، اہل کتاب کے ساتھ
قتال کی اجازت دی گئی۔



۲۔ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز

منافقوں اور مسلمانوں میں امتیاز کرنے والی بنیادی چیز غزوہ تبوک بنی، رومیوں کے ساتھ مقابلہ جو وقت کے سپر پاور تھے اور شدید گرمی اور فقر و فاقہ کے موقع پر پھل پکے ہوئے تھے، مسلمان سوائے چند کے سب چلے گئے، جبکہ منافقین نے بہانے تراشنے شروع کر دیے، پارے کے آخر تک منافقین کی مذمت ہے، یہاں تک فرما دیا کہ اے پیغمبر! آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور اگر ان میں کسی کا انتقال ہو جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھیے گا، پھر ان مسلمانوں کا بھی ذکر ہے جو کسی عذر کی وجہ سے اس غزوے میں نہ جاسکے۔



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ توبہ کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ یونس مکمل



(۱) سورہٴ توبہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ منافقین کی مذمت
- ۲۔ مومنین کی توصفات
- ۳۔ غزوہٴ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مخلص صحابہ



۱۔ منافقین کی مذمت:

اللہ تعالیٰ نے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کے بارے میں منافقین کے جھوٹے اعذار کی اپنے نبی کو خبر دے دی، نیز منافقین نے مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی تھی، اللہ تعالیٰ نے نبی کو اس میں کھڑا ہونے سے منع فرمایا، نبی علیہ السلام کے حکم سے اس مسجد کو جلا دیا گیا۔

۲۔ مومنین کی توصفات:

- (۱) توبہ کرنے والے (۲) عبادت کرنے والے (۳) حمد کرنے والے (۴) روزہ رکھنے والے
- (۵) رکوع کرنے والے (۶) سجدہ کرنے والے (۷) نیک کاموں کا حکم کرنے والے
- (۸) بری باتوں سے منع کرنے والے (۹) اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے



۳۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین مخلص صحابہ:

(۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

ان تینوں سے پچاس دن کا بازگٹ کیا گیا، پھر ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان وحی کے ذریعے کیا گیا۔



(۲) سورہ یونس میں چار باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ توحید (رازق، مالک، خالق اور ہر قسم کی تدبیر کرنے والا اللہ ہی ہے۔ آیت: ۳۱)
- ۲۔ رسالت (اور اس کے ضمن میں حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون اور حضرت یونس علیہم السلام کے قصے مذکور ہیں)
- ۳۔ قیامت (روز قیامت سب کو جمع کیا جائے گا۔ آیت: ۴، کفار کو اس کا یقین نہیں۔ آیت: ۱۱)
- ۴۔ قرآن کی عظمت (یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیات ہیں۔ آیت: ۱)



حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ:

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت دی، انھوں نے بات نہیں مانی، سوائے کچھ لوگوں کے، اللہ تعالیٰ نے ماننے والوں کو نوح علیہ السلام کی کشتی میں محفوظ رکھا اور باقی سب کو جو کہ نافرمان تھے پانی میں غرق کر دیا۔



حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا قصہ:

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا، فرعون اور اس کے سرداروں نے بات نہ مانی، بلکہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادو گر بتلایا اور ان کے مقابلے میں اپنے جادو گروں کو لے آیا، جادو گر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر اور مسجدیں بنائیں اور مسجدوں میں سب نماز ادا کریں، فرعون اور اس کے ماننے والے بنی اسرائیل کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں غرق ہو گئے، بنی اسرائیل کے لیے اللہ نے سمندر میں راستے بنا دیے۔



(۲) حضرت یونس علیہ السلام:

انھی کے نام پر اس سورت کا نام ”سورۃ یونس“ رکھا گیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا نام قرآن میں چار جگہ (سورۃ نساء، انعام، یونس اور صافات میں) صراحتاً یونس آیا ہے اور دو جگہ (سورۃ یونس اور سورۃ قلم میں) اللہ نے ان کا ذکر مچھلی والا (صاحب الحوت / ذا النون) کی صفت کے ساتھ فرمایا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے واقعے کے دورِ پُرخ ہیں:
ایک ان کا مچھلی کے پیٹ میں جانا، اس کا تفصیلی ذکر سورۃ صافات میں ہے۔
دوسرا ان کی قوم کا ان کی غیر موجودگی میں توبہ استغفار کرنا، سورۃ یونس میں اس طرف اشارہ ہے۔



قصہ:

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے ایمان سے مایوس اور اللہ کا عذاب آنے کو یقینی دیکھ کر ”نینوی“ کی سرزمین چھوڑ کر چلے گئے، آگے جانے کے لیے جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر میں طغیانی کی وجہ سے کشتی ڈوبنے لگی، حضرت یونس علیہ السلام نے سمندر میں چھلانگ لگا دی، ایک بڑی مچھلی نے انھیں نگل لیا، اللہ نے انھیں مچھلی کے پیٹ میں بھی بالکل صحیح و سالم زندہ رکھا، چند روز بعد مچھلی نے انھیں ساحل پر اگل دیا، ادھر یہ ہوا کہ ان کی قوم کے مرد اور عورتیں، بچے اور بڑے سب صحرا میں نکل گئے اور انھوں نے آہ و زاری اور توبہ و استغفار شروع کر دیا اور سچے دل سے ایمان قبول کر لیا، جس کی وجہ سے اللہ کا عذاب ان سے ٹل گیا۔



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورہ ہود مکمل (اس کی ابتدائی پانچ آیات گیارہویں پارے میں ہیں)
- ۲۔ سورہ یوسف کا ابتدائی حصہ



سورہ ہود میں چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ قرآنِ کریم کی عظمت

۲۔ توحید اور دلائل توحید

۳۔ رسالت اور اس کے اثبات کے لیے سات انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات

۴۔ قیامت کا تذکرہ



۱۔ قرآن کی عظمت:

(۱) قرآن اپنی آیات، معانی اور مضامین کے اعتبار سے محکم کتاب ہے اور اس میں کسی بھی اعتبار سے فساد اور خلل نہیں آسکتا اور نہ اس میں کوئی تعارض یا تناقض پایا جاتا ہے، اس کے محکم ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اس کی تفصیل اور تشریح اس ذات نے کی ہے جو حکیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے، اس کا ہر حکم کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے اور اسے انسان کے ماضی، حال، مستقبل، اس کی نفسیات، کمزوریوں اور ضروریات کا بخوبی علم ہے۔

(۲) منکرین قرآن کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر واقعی قرآن انسانی کاوش ہے تو تم بھی اس جیسی دس سو رپیں بنا کر لے آؤ۔



۲۔ توحید اور دلائل توحید:

ساری مخلوق کو رزق دینے والا اللہ ہی ہے، خواہ وہ مخلوق انسان ہو یا جنات، چوپائے ہوں یا پرندے، پانی میں رہنے والی مچھلیاں ہوں یا کہ زمین پر رہنے والے کیڑے مکوڑے، آسمان اور زمین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔



۳۔ رسالت اور اس کے اثبات کے لیے سات انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام۔۔ ان کی قوم ایمان نہیں لائی سوائے چند، انھوں نے اللہ کے حکم سے کشتی بنائی، ایمان والے محفوظ رہے، باقی سب غرق ہو گئے۔

(۲) حضرت ہود علیہ السلام۔۔ ان کی قوم میں سے جو ایمان لے آئے وہ کامیاب ہوئے باقی سب پر (باد صرصر کی صورت میں) اللہ کا عذاب آیا۔

(۳) حضرت صالح علیہ السلام۔۔ ان کی قوم کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، مگر قوم نے اسے مار ڈالا، ان پر بھی اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اللہ نے بڑھاپے کی حالت میں بیٹا اسحاق عطا فرمایا پھر ان کے بیٹے یعقوب ہوئے۔



(۵) حضرت لوط علیہ السلام۔۔ ان کی قوم کے لوگ بدکار تھے، عورتوں کے بجائے لڑکوں کی طرف مائل ہوتے تھے، کچھ فرشتے خوبصورت جوانوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے، ان کی قوم کے بدکار لوگ بھی وہاں پہنچ گئے، حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں سمجھایا کہ لڑکیوں سے شادی کر لو، مگر وہ نہ مانے، ان پر اللہ کا عذاب آیا، اس بستی کو زمین سے اٹھا کر الٹا دیا گیا اور ان پر پتھروں کا عذاب نازل کیا گیا۔

(۶) حضرت شعیب علیہ السلام۔۔ ان کی قوم کے لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے، جنھوں نے نبی کی بات مانی بیچ گئے، نافرمانوں پر چیخ کا عذاب آیا۔

(۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام۔۔ فرعون نے ان کی بات نہیں مانی، اللہ نے اسے اور اس کے ماننے والوں کو ناکام کر دیا۔

ان واقعات میں ایک طرف تو عقل، فہم اور سمع و بصر والوں کے لیے بے پناہ عبرتیں اور نصیحتیں ہیں اور دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلص اہل ایمان کے لیے تسلی اور ثابت قدمی کا سامان اور سبق ہے، اسی لیے یہ واقعات بیان کرتے ہوئے آپ کو استقامت کا حکم دیا گیا ہے جو کہ حقیقت میں پوری امت کو حکم ہے، استقامت کوئی آسان چیز نہیں ہے، بلکہ انتہائی مشکل صفت ہے جو اللہ کے مخصوص بندوں ہی کو حاصل ہوتی ہے، استقامت کا مطلب یہ ہے کہ پوری زندگی ان تعلیمات کے مطابق گزاری جائے جن کے مطابق گزارنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔



۴۔ قیامت کا تذکرہ:

روزِ قیامت انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی:

(۱) بد بخت لوگ

(۲) نیک بخت لوگ

بد بختوں کے لیے ہولناک عذاب ہو گا جب تک اللہ چاہیں گے۔ (حالتِ کفر پر مرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔)

نیک بختوں کے لیے اللہ نے جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی بے حساب نعمتیں رکھی ہیں۔



(۲) سورہ یوسف میں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام بالتفصیل ہے:

تمہید:

تمام انبیائے کرام کے قصے قرآن میں بکھرے ہوئے ہیں، مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ پورا کا پورا صرف اسی سورت میں ہے، دوسری سورتوں میں ان کا نام تو آیا ہے، مگر قصہ ٹھوڑا سا بھی کسی اور سورت میں مذکور نہیں ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بہت زیادہ مشابہ ہے، آپ علیہ السلام کے بھی قریشی بھائیوں نے آپ سے حسد کیا، آپ کو مکہ چھوڑ کر جانا پڑا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنوس میں رہے آپ علیہ السلام غار ثور میں۔ وہ مصر گئے آپ مدینہ گئے۔ وہ وزیر بنے آپ پہلی اسلامی مملکت کے حاکم بنے۔ بعد میں بھائی ان کے شر مندہ ہو کر آئے، آپ کے سامنے بھی تیغ مکہ کے موقع پر سب نے گردن جھکالی۔ انھوں نے کہا: ”لا تثریب علیکم الیوم“ (آج کے دن سے تم پر کچھ عتاب (ولامت) نہیں ہے) آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: ”میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔“



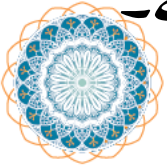
قصہ حضرت یوسف علیہ السلام:

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام ان میں سے غیر معمولی طور پر حسین تھے، ان کی سیرت اور صورت دونوں کے حسن کی وجہ سے ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا اور اپنے والد گرامی کو اپنا خواب سنایا کہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں، ان کے والد نے انھیں منع کیا کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو مت بتانا، باپ کی بیٹی سے اس محبت کی وجہ سے بھائی حسد میں مبتلا ہو گئے، وہ اپنے والد کو تفریح کا کہہ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے گئے اور آپ کو کنویں میں گر ادیا، وہاں سے ایک قافلہ گزرا، انھوں نے پانی نکالنے کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا تو اندر سے آپ نکل آئے، قافلے والوں نے مصر جا کر بیچ دیا، عزیز مصر نے خرید کر اپنے گھر میں رکھ لیا، جو ان ہوئے تو عزیز مصر کی بیوی آپ پر فریفتہ ہو گئی، اس نے برائی کی دعوت دی، آپ نے اس کی دعوت ٹھکرا دی، عزیز مصر نے بدنامی سے بچنے کے لیے آپ کو جیل میں ڈلوادیا، قید خانے میں بھی آپ نے دعوتِ توحید کا سلسلہ جاری رکھا، جس کی وجہ سے قیدی آپ کی عزت کرتے تھے، بادشاہ وقت کے خواب کی صحیح تعبیر اور تدبیر بتانے کی وجہ سے آپ اس کی نظروں میں بیچ گئے، اس نے آپ کو خزانے، تجارت اور مملکت کا خود مختار وزیر بنادیا، مصر اور گرد و پیش میں فحط کی وجہ سے آپ کے بھائی غلہ حاصل کرنے کے لیے مصر آئے، ایک دو ملاقاتوں کے بعد آپ نے انھیں بتایا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، پھر آپ کے والدین بھی مصر آ گئے اور سب یہیں آکر آباد ہو گئے۔



بصائر و عبر از قصہ حضرت یوسف علیہ السلام:

- (۱) مصیبت کے بعد راحت ہے۔
- (۲) حسد خوفناک بیماری ہے۔
- (۳) اچھے اخلاق ہر جگہ کام آتے ہیں۔
- (۴) پاکدامنی تمام بھلائیوں کا چشمہ۔
- (۵) نامحرم مرد اور عورت کا اختلاط تنہائی میں نہیں ہونا چاہیے۔
- (۶) ایمان کی برکت سے مصیبت آسان ہو جاتی ہے۔
- (۷) معصیت پر مصیبت کو ترجیح دینی چاہیے۔
- (۸) داعی جیل میں بھی دعوت دیتا ہے۔
- (۹) موضع تہمت سے بچنا چاہیے۔
- (۱۰) جو حق پر تھا اس کی سب نے شہادت دی: اللہ تعالیٰ نے، خود حضرت یوسف علیہ السلام نے، عزیز مصر کی بیوی نے، عورتوں نے، عزیز مصر کے خاندان کے ایک فرد نے۔



- اس پارے میں تین حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ یوسف کا بقیہ حصہ
- ۲۔ سورۃ زمر مکمل
- ۳۔ سورۃ ابراہیم مکمل



(۱) سورۃ یوسف کا بقیہ حصہ:
اس کی تفصیل پچھلے پارے میں مذکور ہو چکی ہے۔



(۲) سورہ رعد میں پانچ باتیں یہ ہیں:

۱۔ قرآن کی حقانیت

۲۔ توحید

۳۔ قیامت

۴۔ رسالت

۵۔ متقین کی آٹھ صفات اور اشقیاء کی تین علامات



۱۔ قرآن کی حقانیت:

یہ نکتہ قابل غور ہے کہ جن سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے ان کی ابتدا میں عام طور پر قرآن کا ذکر ہوتا ہے، ان مخالفین کو چیلنج کرنے کے لیے جو قرآن کریم کو معاذ اللہ انسانی کاوش قرار دیتے ہیں۔

۲۔ توحید:

آسمانوں اور زمین، سورج اور چاند، رات اور دن، پہاڑوں اور نہروں، غلہ جات اور مختلف رنگوں، ذائقوں اور خوشبوؤں والے پھلوں کو پیدا کرنے والا وہی ہے اور موت اور زندگی، نفع اور نقصان اس اکیلے کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ نے انسانوں کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔



۳۔ قیامت:

مشرکوں کو تو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ مردہ ہڈیوں میں زندگی کیسے ڈالی جائے گی، جبکہ درحقیقت باعثِ تعجب بعثت بعد الموت نہیں ہے، بلکہ ان لوگوں کا تعجب سے یہ کہنا باعثِ تعجب ہے۔

۴۔ رسالت:

ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی رہنما اور پیغمبر بھیجا جاتا ہے۔



۵۔ متقین کی آٹھ صفات اور اشتیاء کی تین علامات: مستقین کی آٹھ صفات:

- | | | |
|--------------|-----------------------------|--------------------|
| (۱) وفاداری | (۲) صلہ رحمی | (۳) خوف خدا |
| (۴) خوف آخرت | (۵) صبر | (۶) نماز کی پابندی |
| (۷) صدقہ | (۸) برائی کا بدلہ اچھائی سے | |

اشتیاء کی تین علامات:

- | | | |
|----------------|--------------|-------------------|
| (۱) وعدہ خلافی | (۲) قطع رحمی | (۳) فساد فی الارض |
|----------------|--------------|-------------------|



(۳) سورۃ ابراہیم میں پانچ باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید

۲۔ رسالت

۳۔ قیامت

۴۔ چند اہم باتیں

۵۔ چھ دعائیں



۱۔ توحید:

تمام آسمانوں اور زمینوں کو اللہ نے بنایا ہے، اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر انسانوں کے لیے زمین سے قسم قسم کے پھل نکالے اور پانی کی سواریوں اور نہروں کو انسانوں کے تابع کر دیا اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو انسانوں کے کام میں لگا دیا، غرض جو کچھ انسانوں نے مانگا اللہ نے عطا کیا، اس کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی گنتی بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔



۲۔ رسالت:

اس کے ضمن میں کچھ باتیں یہ ہیں:

۱۔ نبی علیہ السلام کی تسلی کے لیے بتایا گیا ہے کہ سابقہ انبیاء کے ساتھ بھی ان کی قوموں نے اعراض و انکار اور عداوت و مخالفت کا یہی رویہ اختیار کیا تھا، جو آپ کی قوم اختیار کیے ہوئے ہے۔

۲۔ ہر نبی اپنی قوم کا ہم زبان ہوتا ہے۔

۳۔ پچھلی قوموں کے مکذبین کے کچھ شبہات کا ذکر کیا گیا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں شک

(۲) بشر رسول نہیں ہو سکتا

(۳) تقلید آباء۔ ان شبہات کی تردید کی گئی ہے۔



۱۔ توحید:

تمام آسمانوں اور زمینوں کو اللہ نے بنایا ہے، اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر انسانوں کے لیے زمین سے قسم قسم کے پھل نکالے اور پانی کی سواریوں اور نہروں کو انسانوں کے تابع کر دیا اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو انسانوں کے کام میں لگا دیا، غرض جو کچھ انسانوں نے مانگا اللہ نے عطا کیا، اس کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی گنتی بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔



۴۔ چند اہم باتیں:

شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکروں کے لیے اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے۔

(۲) کافروں کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ تیز ہوا آئے اور سب اڑالے جائے۔

(۳) حق اور ایمان کا کلمہ پاکیزہ درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ بڑی مضبوط اور اس کا پھل بڑا شیریں ہوتا ہے اور باطل اور ضلالت کا کلمہ ناپاک درخت کی مانند ہے، اس کے لیے قرار بھی نہیں ہوتا اور وہ ہوتا بھی بے ثمر ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ظالموں کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔



۵۔ چھ دعائیں:

حضرت ابرہیم علیہ السلام کی اپنے رب سے چھ دعاؤں کا ذکر ہے:

(۱) امن

(۲) بت پرستی سے حفاظت

(۳) اقامتِ صلاۃ

(۴) دلوں کا میلان

(۵) رزق

(۶) مغفرت کی درخواست



- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ حجر مکمل
- ۲۔ سورۃ نحل مکمل



(۱) سورہ حجر میں چار باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ کفار کی آرزو (آخرت میں جب کفار مسلمانوں کو مزے میں اور خود کو عذاب میں دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہو جاتے)
- ۲۔ قرآن کی حفاظت (اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے)
- ۳۔ انسان کی تخلیق (اللہ تعالیٰ نے انسان کو منی سے بنایا، فرشتوں کا مسجود بنایا، شیطان مردود ہوا، اس نے قیامت تک انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھالی)
- ۴۔ تین قصے



پہلا قصہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے آکر بیٹے کی خوشخبری دی، اس وقت ان کی اہلیہ بہت بوڑھی تھیں، بظاہر یہ ولادت کی عمر نہ تھی، اس لیے آپ کو بیٹے کی خوشخبری سن کر خوشی بھی ہوئی اور تعجب بھی ہوا، فرشتوں نے کہا ہم آپ کو سچی خوشخبری سنارہے ہیں آپ مایوس نہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا تو صرف گمراہوں کا کام ہے۔



دوسرا قصہ:

فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری سنا کر حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ آپ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر رات ہی کو اس بستی سے نکل جائیے، کیونکہ آپ کی بستی والے گناہوں کی سرکشی میں اتنے آگے نکل گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، ان لوگوں کی جڑ صبح صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی۔



تیسرا قصہ:

اصحاب الحجر، ان سے مراد قوم شمود ہے، یہ لوگ بھی ظلم اور زیادتی کی راہ پر چل نکلے تھے اور بار بار سمجھانے کے باوجود بت پرستی کو چھوڑنے کے لیے آمادہ نہیں ہو رہے تھے، انھیں مختلف معجزات دکھائے گئے بالخصوص پہاڑی چٹان سے اونٹنی کی ولادت کا معجزہ جو کہ حقیقت میں کئی معجزوں کا مجموعہ تھا، اونٹنی کا چٹان سے برآمد ہونا، نکلتے ہی اس کی ولادت کا قریب ہونا، اس کی جسامت کا غیر معمولی بڑا ہونا، اس سے بہت زیادہ دودھ کا حاصل ہونا، لیکن ان بد بختوں نے اس معجزے کی کوئی قدر نہ کی، بجائے اس کے کہ وہ اسے دیکھ کر ایمان قبول کر لیتے انھوں نے اس اونٹنی کو ہلاک کر دیا، چنانچہ وادی حجر والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آکر رہے۔



(۲) سورہ نخل میں پانچ باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ توحید
- ۲۔ رسالت
- ۳۔ شہد کی مکھی
- ۴۔ جامع آیت
- ۵۔ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی تعریف



۲۔ رسالت:

نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اللہ کی طرف بلائیں اور اس کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کریں۔ نیز آپ کو صبر کرنے اور تنگدل نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔



۱۔ توحید:

اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا، انسان کو نطفے سے پیدا کیا، چوپائے پیدا کیے، جن میں مختلف منافع بھی ہیں اور وہ اپنے مالک کے لیے فخر و جمال کا باعث بھی ہوتے ہیں، گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے جو بار برداری کے کام آتے ہیں اور ان میں رونق اور زینت بھی ہوتی ہے۔ بارش وہی برساتا ہے، پھر اس بارش سے زیتون، کھجور، انگور اور دوسرے بہت سارے میوہ جات اور غلے وہی پیدا کرتا ہے۔ رات اور دن، سورج اور چاند کو اسی نے انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے۔ دریاؤں سے تازہ گوشت اور زیور وہی مہیا کرتا ہے۔ سمندر میں جہاز اور کشتیاں اسی کے حکم سے رواں دواں ہیں۔ اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔



۳۔ شہد کی مکھی:

شہد کی مکھی کا نظام بہت عجیب ہوتا ہے، یہ اللہ کے حکم سے پہاڑوں اور درختوں میں اپنا چھتہ بناتی ہے، یہ مختلف قسم کے پھلوں کا رس چوستی ہے، پھر ان سے اللہ تعالیٰ شہد نکالتے ہیں، جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور اس شہد میں اللہ نے انسانوں کی بیماریوں کے لیے شفا رکھی ہے۔



• ۴۔ جامع آیت:

اس سورت کی آیت نمبر ۹۰ میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین باتوں سے منع کیا گیا ہے:

- عبادات اور معاملات میں عدل،
- ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک
- اور قرابت داروں کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے

- اور واضح برائی،
- منع کردہ کاموں
- اور ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔



۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف:
حضرت ابراہیم علیہ السلام زندگی بھر توحیدِ خالص پر جمے رہے، حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو ان کی ملت کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔



پندرہواں پارہ

- اس پارے میں دو حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ بنی اسرائیل مکمل
- ۲۔ سورۃ کہف کا زیادہ تر حصہ



سورۃ بنی اسرائیل میں چار باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ واقعہ معراج
- ۲۔ بنی اسرائیل کا فتنہ و فساد
- ۳۔ اسلامی آداب و اخلاق
- ۴۔ دیگر مضامین



۱۔ واقعہ معراج:

معراج جسمانی ہوئی اور جاگنے کی حالت میں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر وہاں سے آسمانوں پر لے جایا گیا تھا۔

۲۔ بنی اسرائیل کا فتنہ و فساد:

بنی اسرائیل کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ تم لوگ دو مرتبہ زمین میں فساد مچاؤ گے، چنانچہ ایک دفعہ حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تو بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا گیا، دوسری بار حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو شہید کر دیا تو بابل کا بادشاہ ان پر مسلط ہو گیا۔



۳۔ اسلامی آداب و اخلاق: (آیات: ۲۳ تا ۳۹)

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو،
والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو،
رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو،
مال کو فضول خرچی میں نہ اڑاؤ، نہ بخل کرو، نہ ہاتھ اتنا کشادہ رکھو کہ کل کو پچھتانا پڑے،
اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، کسی جاندار کو ناحق قتل نہ کرو،
یتیم کے مال میں ناجائز تصرف نہ کرو،
وعدہ کرو تو اسے پورا کرو،
ناپ تول پورا پورا کیا کرو،
جس چیز کے بارے میں تحقیق نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو،
زمین پر اکڑ کر نہ چلو،
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔



۴۔ دیگر مضامین:

قرآن کریم کی عظمت، اس کے نزول کے مقاصد، اس کا معجزہ ہونا،
اللہ کی طرف سے انسان کو تکریم دیا جانا، اسے روح اور زندگی جیسی نعمت کا عطا
ہونا،

نبی علیہ السلام کو نمازِ تہجد کا حکم،
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ،
قرآن کریم کے تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی حکمت،
اللہ تعالیٰ کا شریک اور اولاد سے پاک ہونا اور اسمائے حسنی کے ساتھ متصف
ہونا۔



(۲) سورۃ کہف کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ دو قصے

۲۔ دو مثالیں



۱۔ دو قصے:

پہلا قصہ اصحاب کہف کا ہے یہ وہ چند صاحب ایمان نوجوان تھے جنہیں دقیانوس نامی بادشاہ بت پرستی پر مجبور کرتا تھا، وہ ہر ایسے شخص کو قتل کر دیتا تھا جو اس کی شرکیہ دعوت کو قبول نہیں کرتا تھا، ان نوجوانوں کو ایک طرف مال و دولت کے انبار، اونچے عہدوں پر تقرر اور معیار زندگی کی بلندی جیسی ترغیبات دی گئیں اور دوسری طرف ڈرایا دھمکایا گیا اور جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی گئیں، ان نوجوانوں نے ایمان کی حفاظت کو ہر چیز پر مقدم جانا اور اسے بچانے کی خاطر نکل کھڑے ہوئے، چلتے چلتے شہر سے بہت دور ایک پہاڑ کے غار تک پہنچ گئے، راستے میں ایک کتا بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا، انہوں نے اس غار میں پناہ لینے کا ارادہ کیا، وہ جب غار میں داخل ہو گئے تو اللہ نے انہیں گہری نیند سلا دیا، یہاں وہ تین سو نو سال تک سوتے رہے، جب نیند سے بیدار ہوئے تو کھانے کی فکر ہوئی، انہیں سے ایک کھانا خریدنے کے لیے شہر آیا، وہاں اسے پہچان لیا گیا، تین صدیوں میں حالات بدل چکے تھے، اہل شرک کی حکومت کب کی ختم ہو چکی تھی اور اب موحد برسر اقتدار تھے، ایمان کی خاطر گھر بار چھوڑنے والے یہ نوجوان ان کی نظر میں قومی ہیروز کی حیثیت اختیار کر گئے۔

دوسرا قصہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا: اس کا ذکر اگلے پارے کے شروع میں ہو گا۔



۲۔ دو مثالیں:

پہلی مثال: دو شخص تھے، ایک کے باغات تھے اور دوسرا غریب تھا، باغات والا اکڑتا تھا، غریب نے کہا اکڑ نہیں ماشاء اللہ کہا کر، وہ نہ مانا اللہ کا عذاب آیا اور اس کے باغات جل گئے وہ شرمندہ ہو گیا۔

دوسری مثال: دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے پانی برسا، زمین سرسبز ہو گئی، کچھ عرصے بعد سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو گیا۔



سولہواں پارہ

• اس پارے میں تین حصے ہیں:

• ۱۔ سورۃ کہف کا بقیہ حصہ

• ۲۔ سورۃ مریم مکمل

• ۳۔ سورۃ طہ مکمل



سورۃ کہف کے بقیہ حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ (جو پندرہویں پارے کے آخر میں شروع ہو کر سو لھویں پارے کے شروع میں ختم ہو رہا ہے)

۲۔ ذوالقرنین کا قصہ



۱۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ کی طرف سے یہ اطلاع ہوئی کہ سمندر کے کنارے ایک ایسے صاحب رہتے ہیں جن کے پاس ایسا علم ہے جو آپ کے پاس نہیں تو آپ ان کی تلاش میں چل پڑے، چلتے چلتے آپ سمندر کے کنارے پہنچ گئے، یہاں آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی اور آپ نے ان سے ساتھ رہنے کی اجازت مانگی، انھوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ آپ کوئی سوال نہیں کریں گے، پھر تین عجیب واقعات پیش آئے، پہلے واقعے میں حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کے تختے کو توڑ ڈالا جس کے مالکان نے انھیں کرایہ لیے بغیر بٹھالیا تھا، دوسرے واقعے میں ایک معصوم بچے کو قتل کر دیا، تیسرے واقعے میں ایک ایسے گاؤں میں گرتی ہوئی بوسیدہ دیوار کی تعمیر شروع کر دی جس گاؤں والوں نے انھیں کھانا تک کھلانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تینوں مواقع پر خاموش نہ رہ سکے اور پوچھ بیٹھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تیسرے سوال کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے جدائی کا اعلان کر دیا کہ اب آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے، البتہ تینوں واقعات کی اصل حقیقت انھوں نے آپ کے سامنے بیان کر دی، فرمایا کشتی کا تختہ اس لیے توڑا تھا کیونکہ آگے ایک ظالم بادشاہ کے کارندے کھڑے تھے جو ہر سالم اور نئی کشتی زبردستی چھین رہے تھے، جب میں نے اسے عیب دار کر دیا تو یہ اس ظالم کے قبضے میں جانے سے بچ گئی، یوں ان غریبوں کا ذریعہ معاش محفوظ رہا۔ بچے کو اس لیے قتل کیا کیونکہ یہ بڑا ہو کر والدین کے لیے بہت بڑا فتنہ بن سکتا تھا، جس کی وجہ سے ممکن تھا وہ انھیں کفر کی نجاست میں مبتلا کر دیتا، اس لیے اللہ نے اسے مارنے کا اور اس کے بدلے انھیں باکرہ دار اور محبت و اطاعت کرنے والی اولاد دینے کا فیصلہ فرمایا۔ گرتی ہوئی دیوار اس لیے تعمیر کی کیونکہ وہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی، ان کے والد اللہ کے نیک بندے تھے، دیوار کے نیچے خزانہ پوشیدہ تھا، اگر وہ دیوار گر جاتی تو لوگ خزانہ لوٹ لیتے اور نیک باپ کے یہ دو یتیم بچے اس سے محروم ہو جاتے، ہم نے اس دیوار کو تعمیر کر دیا تاکہ جو ان ہونے کے بعد وہ اس خزانے کو نکال کر اپنے کام میں لاسکیں۔



۲۔ ذوالقرنین کا قصہ:

یہ بڑا زبردست وسائل والا بادشاہ تھا، اس کا گزر ایک قوم پر ہو جو ایک دوسری وحشی قوم کے ظلم کا نشانہ بنی ہوئی تھی، جسے قرآن نے ”یاجوج“ اور ”ماجوج“ کا نام دیا ہے۔ ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج پر دیوار چن دی، اب وہ قربِ قیامت میں ہی ظاہر ہوں گے۔



(۲) سورہ مریم میں تقریباً گیارہ انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے:

• تین انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر قدرے تفصیلی ہے:

- ۱۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت (اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام اور ان کی اہلیہ کو بڑھاپے میں بیٹا عطا فرمایا جسے نبوت سے بھی سرفراز فرمایا)
- ۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور انھیں بچپن میں ہی گویائی عطا فرمادی)
- ۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد کو دعوت (شرک نہ کریں، اللہ نے مجھے علم دیا ہے میری بات مان لیں، شیطان کی بات نہ مانیں، وہ اللہ کا نافرمان ہے، اس کے مانیں گے تو اللہ کا عذاب آئے گا۔)



باقی آٹھ انبیائے کرام علیہم السلام کا یا تو بہت مختصر ذکر ہے یا صرف نام آیا ہے:

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

۵۔ حضرت ہارون علیہ السلام

۶۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

۷۔ حضرت اسحاق علیہ السلام

۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام

۹۔ حضرت ادریس علیہ السلام

۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام

۱۱۔ حضرت نوح علیہ السلام



(۳) سورۃ اٰطہ میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ تسلی رسول

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ



۱۔ تسلی رسول:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت اور دعوت دونوں میں بے پناہ مشقت اٹھاتے تھے، راتوں کو نماز میں اتنی طویل قراءت فرماتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا اور پھر انسانوں تک قرآن کے ابلاغ اور دعوت میں بھی اپنی جان جو کھوں میں ڈالتے تھے اور جب کوئی اس دعوت پر کان نہ دھرتا تو آپ کو بے پناہ غم ہوتا، اسی لیے رب کریم نے کئی مقامات پر آپ کو تسلی دی ہے، یہاں بھی یہی سمجھایا گیا کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالیں، اس قرآن سے ہر کسی کا دل متاثر نہیں ہو سکتا، یہ تو صرف اس شخص کے لیے نصیحت ہے جو دل میں اللہ کا خوف رکھتا ہو۔



۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو حالات اس سورت میں بیان کیے گئے ہیں ان کو ذہن نشین کرنے کے لیے چند عنوانات قائم کیے جاسکتے ہیں، یعنی

باری تعالیٰ کے ساتھ شرفِ ہم کلامی،

دریا میں ڈالا جانا،

تابوتِ کافر عون کو ملنا،

پوری عزت اور احترام کے ساتھ رضاعت کے لیے حقیقی والدہ کی طرف آپ کو لوٹا دینا،

آپ سے ایک قبیلے کا قتل ہونا لیکن اللہ کا آپ کو قصاص سے نجات دلانا،

آپ کا کئی سال مدین میں رہنا،

اللہ کی طرف سے آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم،

فرعون کے ساتھ موعظہ حسنہ کے اصول کے تحت مباحثہ،

اس کا مقابلے کے لیے جادو گروں کو جمع کرنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح،

ساحروں کا قبولِ ایمان،

راتوں رات بنی اسرائیل کا اللہ کے نبی کی قیادت میں مصر سے خروج، فرعون کا مع لاؤ لشکر تعاقب اور ہلاکت،

اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں بنی اسرائیل کا ناشکر اپن،

سامری کا بچھڑا بنانا اور اسرائیلیوں کی ضلالت،

تورات لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طور سے واپسی اور اپنے بھائی پر غصے کا اظہار،

حضرت ہارون علیہ السلام کا وضاحت کرنا وغیرہ۔



۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر مسجود ملائک بنایا،

سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا،

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اب یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے

، جنت میں رہو یہاں آرام ہی آرام ہے نہ تم بھوکے ہوتے ہو نہ ننگے، نہ پیاسے ہوتے

ہو نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتے ہو بس فلاں درخت کے قریب نہ جانا،

مگر شیطان نے وسوسہ پیدا کیا، حضرت آدم و حواء علیہما السلام نے شجرِ ممنوع میں سے کچھ
کھا لیا،

اللہ نے انہیں جنت میں سے نکال دیا،

انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اللہ نے انہیں معاف فرمایا دیا۔



ستر ھواں پارہ

اس پارے میں دو حصے ہیں:

۱۔ سورۃ انبیاء

۲۔ سورۃ حج



سورۃ انبیاء میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ قیامت

۲۔ رسالت

۳۔ توحید



۱۔ قیامت:

بتایا گیا ہے کہ قیامت کا وقوع اور حساب کا وقت بہت قریب آ گیا ہے، لیکن اس ہولناک دن سے انسان غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱)

نیز قربِ قیامت میں یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ رہ بلندی سے اتر رہے ہوں گے۔ (۹۶)

نیز مشرکین اور ان کے اصنام قیامت کے دن دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ (۹۸)



۲۔ رسالت:

رسالت کے ضمن میں سترہ انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر ہے: (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام، (۲) حضرت ہارون علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام، (۴) حضرت لوط علیہ السلام، (۵) حضرت اسحاق علیہ السلام، (۶) حضرت یعقوب علیہ السلام، (۷) حضرت نوح علیہ السلام، (۸) حضرت داؤد علیہ السلام، (۹) حضرت سلیمان علیہ السلام، (۱۰) حضرت ایوب علیہ السلام، (۱۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام، (۱۲) حضرت ادریس علیہ السلام، (۱۳) حضرت ذی الکفل علیہ السلام، (۱۴) حضرت یونس علیہ السلام، (۱۵) حضرت زکریا علیہ السلام، (۱۶) حضرت یحییٰ علیہ السلام اور (۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ان سترہ میں سے کچھ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے قدرے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں اور باقیوں کا اجمالی ذکر ہے۔



انبیائے سابقہ کے قصے بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اور دنیا میں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں، آپ نے اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا دیا، مگر جب ہر قسم کے دلائل پیش کرنے کے بعد بھی لوگ نہ سمجھے تو آپ نے اللہ سے دعا کی، اسی دعا پر یہ سورت ختم ہوتی ہے، دعا یہ ہے:

”رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ“ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ“

”اے میرے پروردگار! حق کا فیصلہ کر دیجیے اور ہمارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے، اور جو باتیں تم بناتے ہو ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے۔“



• ۳۔ توحید:

توحید پر چھ دلائل ذکر کیے گئے ہیں:

• آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے، ہم نے دونوں کو جدا جدا کر دیا۔

• ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا ہے۔

• ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے، تاکہ لوگوں کے بوجھ سے زمین ہلنے نہ لگے۔

• ہم نے زمین میں کشادہ راستے بنائے، تاکہ لوگ ان پر چلیں۔

• ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔

• رات دن، سورج اور چاند کا نظام بنایا، ہر ایک اپنے اپنے مدار میں انتہائی تیز رفتاری سے گھوم رہا ہے، نہ ان میں ٹکراؤ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ خلط ملط ہوتے ہیں۔



(۲) سورۂ حج میں چھ باتیں یہ ہیں:

• ۱۔ قیامت: (قیامت کی ہولناکیوں کے دل دہلانے والی منظر کشی کی گئی ہے۔)

۲۔ تخلیق انسان کے سات مراحل:

(۳) خون کالو تھڑا

(۶) جوان

(۲) منی

(۵) بچہ

(۱) مٹی

(۴) بوٹی

(۷) بوڑھا



۳۔ ملل اور مذاہب کے لحاظ سے چھ گروہ:

مسلمان،

یہودی،

صابی (ستارہ پرست) ،

عیسائی،

مجوسی (سورج، چاند اور آگ کا پجاری) ،

مشرک (بت پرست)

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلان حج:

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبل ابی قیس پر کھڑے ہو کر حج کا اعلان کیا تھا، یہ اعلان اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین و آسمان میں رہنے والوں تک پہنچا دیا تھا۔)



۵۔ مؤمنوں کی چار علامات:

(۱) اللہ کا خوف،

(۲) مصائب پر صبر،

(۳) نماز کی پابندی،

(۴) نیک مصارف میں خرچ کرنا

۶۔ دیگر احکامات:

مثلاً مناسک حج، اقامتِ صلوٰۃ، ادائیگیِ زکوٰۃ، جانوروں کی قربانی اور جہاد وغیرہ۔



اٹھارھواں پارہ

- اس پارے میں تین حصے ہیں:
- ۱۔ سورۃ مؤمنون (مکمل)
- ۲۔ سورۃ نور (مکمل)
- ۳۔ سورۃ فرقان (ابتدائی حصہ)



سورہ مؤمنون میں سات باتیں یہ ہیں:

۱۔ استحقاقِ جنت کی سات صفات

۲۔ تخلیق انسان کے نو مراحل

۳۔ توحید

۴۔ انبیاء کے قصے

۵۔ نیک لوگوں کی چار صفات ۶۔ نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل وجہ

۷۔ قیامت



۱۔ استحقاقِ جنت کی سات صفات:

(۱) ایمان،

(۲) نماز میں خشوع،

(۳) اعراض عن اللغو،

(۴) زکوٰۃ،

(۵) پاکدامنی،

(۶) امانت داری،

(۷) نمازوں کی حفاظت۔



۲۔ تخلیق انسان کے نو مراحل:

(۱) مٹی	(۲) منی	(۳) جما ہوا خون
(۴) لو تھڑا	(۵) ہڈی	(۶) گوشت کا لباس
(۷) انسان	(۸) موت	(۹) دوبارہ زندگی



۳۔ توحید:

آغازِ سورت میں توحید کے تین دلائل ہیں:

(۱) آسمانوں کی تخلیق،

(۲) بارش اور غلہ جات،

(۳) چوپائے اور ان کے منافع۔

۴۔ انبیائے کرام کے قصے:

حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی کا ذکر۔

(۲) حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کا تذکرہ۔



۵۔ نیک لوگوں کی چار صفات:

(۱) اللہ سے ڈرتے ہیں،

(۲) اللہ پر ایمان رکھتے ہیں،

(۳) شرک اور ریا نہیں کرتے،

(۴) نیکیوں کے باوصف دل ہی دل میں ڈرتے ہیں کہ انھیں اللہ کے پاس جانا ہے۔

۶۔ نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل وجہ:

ان کے انکار کرنے اور جھٹلانے کی نہ یہ وجہ ہے کہ آپ کوئی ایسی نئی بات لے کر آئے ہیں جو پچھلے انبیائے کرام لے کر نہ آئے ہوں، نہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ان لوگوں سے پوشیدہ ہیں، اور نہ یہ سچ مچ آپ کو (معاذ اللہ) مجنون سمجھتے ہیں اور نہ ان کے انکار کی یہ وجہ ہے آپ ان سے معاوضہ مانگ رہے ہیں۔ اصل وجہ اس کے برعکس یہ ہے کہ حق کی جو بات آپ لے کر آئے ہیں، وہ ان کی خواہشات کے خلاف ہے، اس لیے اسے جھٹلانے کے مختلف بہانے بناتے رہتے ہیں۔

۷۔ قیامت:

روزِ قیامت جس کے اعمال کا ترازو وزنی ہو گا وہ کامیاب ہے اور جس کے اعمال کا ترازو ہلکا ہو گا وہ ناکام ہے۔



(۲) سورۃ نور میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ سولہ احکام و آداب

۲۔ اہل حق اور اہل باطل کی تین مثالیں



۱۔ سولہ احکام و آداب:

زانی اور زانیہ کی سزا سو کوڑے ہیں۔ (احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم غیر شادی شدہ کے لیے ہے)

بدکار مرد یا عورت کو نکاح کے لیے پسند کرنا مسلمانوں پر حرام ہے۔

عاقل، بالغ، پاکدامن مرد یا عورت پر بغیر گواہوں کے زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا اسی کوڑے ہیں۔

میاں بیوی کے لیے بجائے گواہوں کے لعان کا حکم ہے۔



• جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بعض منافقین نے بہتان لگایا جو کہ بہت بڑا بہتان تھا، مسلمانوں کی روحانی ماں پر لگایا گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے دس آیات میں اس واقعے کا ذکر فرمایا ہے، ان آیات میں منافقین کی مذمت ہے اور مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ آئندہ کبھی اس قسم کی بہتان تراشی میں حصے دار نہ بنیں اور حرم نبوت کی عفت و عصمت کا اعلان فرمایا گیا۔

• کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کریں، اجازت سے پہلے سلام بھی کر لینا چاہیے۔

• آنکھوں اور شر مگاہوں کی حفاظت کریں۔



- نکاح کی ترغیب۔
- جو غلام یا باندی کچھ روپیہ پیسہ ادا کر کے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کے ساتھ یہ معاہدہ کر لیا کریں۔
- باندیوں کو اجرت کے بدلے زنا پر مجبور نہ کریں۔
- چھوٹے بچوں اور گھر میں رہنے والے غلاموں اور باندیوں کو یہ حکم ہے کہ اگر وہ نماز فجر سے پہلے، دوپہر کے قیلو لے کے وقت اور نماز عشاء کے بعد کمہارے خلوت والے کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں، کیونکہ ان تین اوقات میں عام طور پر عمومی استعمال کا لباس اتار کر نیند کا لباس پہن لیا جاتا ہے۔



• بچے جب بالغ ہو جائیں تو دوسرے بالغ افراد کی طرح ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جب بھی گھر میں آئیں تو اجازت لے کر یا کسی بھی طریقے سے اپنی آمد کی اطلاع دے کر آئیں۔

• وہ عورتیں جو بہت بوڑھی ہو جائیں اور نکاح کی عمر سے گزر جائیں اگر وہ پردے کے ظاہری کپڑے اتار دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

• گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کریں۔

• اجازت کے بغیر اجتماعی مجلس سے نہ اٹھیں۔

• اللہ کے رسول کو ایسے نہ پکاریں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔



• ۲۔ اہل حق اور اہل باطل کی تین مثالیں:

پہلی مثال میں مومن کے دل کے نور کو اس چراغ کے نور کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو صاف شفاف شیشے سے بنی ہوئی کسی قندیل میں ہو اور اس قندیل کو کسی طاقے میں رکھ دیا جائے تاکہ اس کا نور معین جہت ہی میں رہے جہاں اس کی ضرورت ہے، اس چراغ میں جو تیل استعمال ہوا ہے وہ تیل زیتون کے مخصوص درخت سے حاصل شدہ ہے، اس تیل میں ایسی چمک ہے کہ بغیر آگ دکھائے ہی چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ یہی حال مومن کے دل کا ہے کہ وہ حصولِ علم سے قبل ہی ہدایت پر عمل پیرا ہوتا ہے پھر جب علم آجائے تو نور علی نور کی صورت ہو جاتی ہے۔

• دوسری مثال اہل باطل کے اعمال کی ہے جنہیں وہ اچھا سمجھتے تھے، فرمایا کہ ان کی مثال سراب جیسی ہے، جیسے پیاسا شخص دور سے سراب کو پانی سمجھ بیٹھتا ہے، لیکن جب قریب آتا ہے تو وہاں پانی کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا، یہی حال کافر کا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو نافع سمجھتا ہے، لیکن جب موت کے بعد اللہ کے سامنے پیش ہو گا تو وہاں کچھ بھی نہیں ہو گا، اس کے اعمال غبار بن کر اڑ چکے ہوں گے۔

• تیسری مثال میں ان کے عقائد کو سمندر کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، جہاں انسان کو اور تو اور اپنا ہاتھ تک دکھائی نہیں دیتا، یہی حال کافر کا ہے جو کفر اور ضلالت کی تاریکیوں میں سرگرداں رہتا ہے۔



(۳) سورہ فرقان کے ابتدائی حصے میں چار باتیں یہ ہیں:

توحید

(۲) قرآن کی حقانیت

(۳) رسالت

(۴) قیامت



• (۱) توحید:

- اللہ وہ ذات ہے جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے، نہ کوئی شریک ہے، اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اسے ایک نیا تلاء انداز عطا کیا ہے۔

• (۲) قرآن کی حقانیت:

- کافروں کی قرآن کے بارے میں دو قسم کی غلط بیابیاں ذکر کی ہیں:
- 1۔ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا افتراء اور اپنی تخلیق ہے جس میں کچھ دوسرے لوگوں نے تعاون کیا ہے۔
- 2۔ یہ گزشتہ قوموں کے قصے اور کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوالی ہیں۔



(۳) رسالت:

کفار کا خیال تھا کہ رسول بشر نہیں بلکہ فرشتہ ہوتا ہے اور اگر بالفرض انسانوں میں سے کسی کو نبوت و رسالت ملے بھی تو وہ دنیاوی اعتبار سے خوشحال لوگوں کو ملتی ہے، کسی غریب اور یتیم کو ہرگز نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس باطل خیال کی تردید واضح دلائل سے کی ہے۔

(۴) قیامت:

روزِ قیامت کافروں کے معبودانِ باطلہ سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا تھا یا یہ راستے سے خود بھٹکے تھے؟ تو وہ اپنے عبادت گزاروں کو جھٹلا دیں گے اور ان کی غفلت کا اقرار کریں گے، پھر ان کافروں کو بڑے بھاری عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔



انیسواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں:

۱۔ سورۃ فرقان (بقیہ حصہ)

۲۔ سورۃ شعراء (مکمل)

۳۔ سورۃ نمل (ابتدائی حصہ)



سورہ فرقان کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں:

1- قیامت

2- توحید (آسمان، زمین اور رات دن کا خالق اللہ ہی ہے۔)

3- رسالت (نبی کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہے۔)

4- عباد الرحمن کی صفات

عاجزی سے چلنا،	جاہلوں سے اعراض،	راتوں کو عبادت،
جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا،	خرچ کرنے میں اعتدال،	شرک سے اجتناب،
قتل ناحق سے بچنا،	زنا اور بدکاری سے پرہیز،	جھوٹی گواہی سے احتراز،
بری مجالس سے پہلو تہی،	کتاب اللہ سے متاثر ہونا،	نیک بیوی بچوں کی دعا

اور یہ دعا کہ ہمیں ہادی اور مہتدی بنا)



(۲) سورہ شعراء میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ سات انبیائے کرام کے قصے (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام)

۲۔ قرآن کی حقانیت: (اسے رب العالمین نے اتارا ہے، روح امین حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر، لوگوں کو ڈرانے اور متنبہ کرنے کے لیے، واضح عربی زبان میں۔)

۳۔ شعراء کی مذمت کہ ان کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں، یہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں، ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں، البتہ وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ایمان لائے اور نیک اعمال اختیار کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا۔



(۳) سورہ نمل کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:
قرآن کی عظمت

(۲) پانچ انبیائے کرام کا ذکر:

(حضرت موسیٰ علیہ السلام،

حضرت داؤد علیہ السلام،

حضرت سلیمان علیہ السلام،

حضرت صالح علیہ السلام،

حضرت لوط علیہ السلام۔

بالخصوص واقعہ نمل، واقعہ ہمدان اور واقعہ ملکہ سبا



بیسواں پارہ

اس پارے میں تین حصے ہیں:

۱۔ سورہ نمل (بقیہ حصہ)

۲۔ سورہ قصص (مکمل)

۳۔ سورہ عنکبوت (ابتدائی حصہ)



سورہ نمل کے بقیہ حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید کے پانچ دلائل

- (1) آسمان، زمین، بارش اور کھیتیوں کا خالق وہی ہے۔
- (2) زمین، نہریں، پہاڑ اور سمندروں کا نظام وہی چلاتا ہے۔
- (3) مجبور، بے بس اور بیمار کی پکار اس کے علاوہ کوئی نہیں سنتا۔
- (4) بحری اور بری تاریکیوں میں راستہ وہی دکھاتا ہے، اسی نے ہواؤں کا نظام چلایا۔
- (5) پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا، دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا، رازق بھی وہی ہے۔



۲۔ قیامت

صور پھونکا جانا،

پہاڑوں کا کابادلوں کی طرح ہواؤں میں اڑنا،

روز قیامت سب کا جمع ہونا،

نیک لوگوں کو ان کی اچھائیوں کا انعام اور برے لوگوں کو ان کے کیے کی سزا کا ملنا



(۲) سورہ قصص میں دو باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تفصیلی قصہ
- ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور قارون کا قصہ



(۳) سورہ عنکبوت کے ابتدائی حصے میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید (مشرکین کے بت مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہیں۔)

۲۔ رسالت (آزمائش من جانب اللہ ضرور آتی ہے، اس ضمن میں چند انبیائے کرام کے قصے مذکور ہیں۔)

۳۔ قیامت کا تذکرہ



اکیسواں پارہ

اس پارے میں پانچ حصے ہیں:

۱۔ سورۃ عنکبوت (بقیہ حصہ)

۲۔ سورۃ روم (مکمل)

۳۔ سورۃ لقمان (مکمل)

۴۔ سورۃ سجدہ (مکمل)

۵۔ سورۃ احزاب (ابتدائی حصہ)



• (۱) سورہ عنکبوت کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں:

- ۱۔ تلاوت اور نماز کا حکم
- ۲۔ نماز کی فضیلت (کہ یہ برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے)
- ۳۔ معاندین اور ان کی ہٹ دھرمیوں کا ذکر
- ۴۔ دنیا کی بے ثباتی



(۲) سورہ روم میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ دو پیش گوئیاں:

1۔ نو سال کے اندر اندر روم کے اہل کتاب (عیسائی) ایران کے بت پرستوں کو شکست دے دیں گے۔

2۔ اسی عرصے میں مسلمان مشرکین قریش پر فتح کی خوش منارہے ہوں گے۔ (یہ بدر کی صورت میں ظاہر ہوئی)



۲۔ توحید کے ضمن میں اللہ کی عظمت کی سات نشانیاں:

- 1۔ اشیاء کو اضرار سے پیدا کرنا (زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے)
- 2۔ انسان کی پیدائش مٹی سے
- 3۔ زوجین کی محبت
- 4۔ زمین و آسمان کی پیدائش
- 5۔ رات اور دن کی نیند اور روزگار کی تلاش
- 6۔ بجلی کی چمک، بارش اور اس سے غلے کی پیداوار
- 7۔ زمین اور آسمان کا مستحکم نظام



(۳) سورۃ لقمان میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید (اللہ کی قدرت کے چار دلائل)

1۔ بغیر ستون کا آسمان

2۔ مضبوط و محکم پہاڑ

3۔ رینگنے والے مویشی اور حشرات

4۔ برسنے والی بارش



۲۔ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو پانچ وصیتیں:

- 1۔ شرک نہ کرو۔
- 2۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی چیز اور عمل کو آخرت میں سامنے لے آئیں گے۔
- 3۔ نماز، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، آزمائش میں صبر۔
- 4۔ عاجزی اختیار کرو، تکبر سے بچو۔
- 5۔ معتدل چلو، مناسب آواز میں بات کرو۔



۳۔ توحید کے ضمن میں یہ بتایا گیا کہ پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے:

1۔ بارش کہاں اور کتنی برسے گی؟

2۔ قیامت کب آئے گی؟

3۔ پیٹ میں بچہ کن اوصاف کا حامل ہے؟

4۔ موت کب اور کہاں آئے گی؟

5۔ انسان کل کیا کرے گا؟



(۴) سورۃ سجدہ میں چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ قرآن کی عظمت

۲۔ توحید (آسمان وزمین کا خالق وہی ہے، ہر کام کی تدبیر وہی کرتا ہے، پانی کے ایک حقیر قطرے سے مختلف مراحل طے کرانے کے بعد انسان کو وجود بخشا پھر اسے انتہائی پرکشش صورت اور متناسب قد و قامت والا بنایا۔)

۳۔ قیامت (مجرم اس دن سر جھکائے کھڑے ہوں گے، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی، وہ دنیا میں واپس آنے کی تمنا کریں گے، مومنین جو دنیا میں اللہ کے لیے اپنی راحتوں کو قربان کرتے ہیں، اللہ نے آخرت میں ان کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا۔)

۴۔ رسالت (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دیے جانے کا ذکر ہے۔)



(۵) سورۃ احزاب کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ زمانہ جاہلیت کے تین غلط خیالات کی تردید کی گئی ہے:

1۔ ان کا خیال تھا کہ بعض لوگوں کے سینے میں دو دل ہوتے ہیں، بتایا کہ دل تو بس ایک ہی ہوتا ہے، یا اس میں ایمان ہو گا، یا کفر ہو گا۔

2۔ کلماتِ ظہار کہنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ کفارہ دینے سے حلال ہو جائے گی۔

3۔ منہ بولا بیٹا شرعی احکام میں حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہوتا۔

۲۔ دو غزووں (غزوۃ احزاب اور غزوۃ بنی قریظہ) کا ذکر ہے۔



بائیسواں پارہ

اس پارے میں چار حصے ہیں:

۱۔ سورۃ احزاب (بقیہ حصہ)

۲۔ سورۃ سبا (مکمل)

۳۔ سورۃ فاطر (مکمل)

۴۔ سورۃ یس (ابتدائی حصہ)



سورۃ احزاب کے بقیہ حصے میں چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ ازواجِ مطہرات کے لیے سات احکام:

1۔ نزاکت کے ساتھ بات نہ کریں۔

2۔ بلا ضرورت گھر سے نہ نکلیں۔

3۔ زبانہٗ جاہلیت کی خواتین کی طرح اپنی زینت اور ستر کا اظہار کرتے ہوئے باہر نہ نکلیں۔

4۔ نماز کی پابندی کریں۔

5۔ زکوٰۃ دیا کریں۔

6۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔

7۔ قرآنی آیات کی تلاوت اور احادیث کا مذاکرہ کیا کریں۔



۲۔ مسلمانوں کی دس صفات

۳۔ نکاح رسول: جب حضرت زید بن حارثہ اور آپ کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے درمیان نباہ نہ ہو سکا اور ان کے درمیان جدائی واقع ہو گئی تو اللہ کے حکم سے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم



(۲) سورۃ سبا میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا قصہ

۲۔ اہل سبا کے غرور و تکبر کا واقعہ



(۳) سورۃ فاطر میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید کے دلائل

۲۔ مسلمانوں کے تین گروہ

1۔ وہ مسلمان جن کے گناہ زیادہ ہوں

2۔ نیکیاں اور گناہ برابر

3۔ نیکیاں زیادہ ہوں



(۴) سورہ یٰس کے ابتدائی حصے میں چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ رسالت

۲۔ قریش کی مذمت



تیسواں پارہ

اس پارے میں چار حصے ہیں:

- ۱۔ سورہ لیس (بقیہ حصہ)
- ۲۔ سورہ صافات (مکمل)
- ۳۔ سورہ ص (مکمل)
- ۴۔ سورہ زمر (ابتدائی حصہ)



سورہ لیس کے بقیہ حصے میں تین باتیں یہ ہیں:

۱۔ حبیب نجار کا قصہ

(ایک بستی والوں نے اپنے تین انبیاء کو جھٹلایا، ان کی قوم کا ایک شخص جس کا نام حبیب نجار تھا نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے شہید کر دیا، جنت میں جا کر بھی اس نے تمنا کی کاش! میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ مجھے کیسی نعمتیں ملی ہیں۔)



۲۔ اللہ کی قدرت کے دلائل

(1۔ مردہ زمین جسے بارش سے زندہ کر دیا جاتا ہے۔

2۔ لیل و نہار اور شمس و قمر کا نظام۔

3۔ کشتیاں اور جہاز جو سمندر میں چلتے ہیں۔)

۳۔ قیامت

(محشر کی ہولناکیاں،

صور پھونکے جانے کا تذکرہ،

اس دن مجرموں کے مونہوں پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔



(۲) سورۃ صافات میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ جہنمیوں کا باہم لعن طعن اور جنتیوں کا خوشگوار مکالمہ

۲۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے

(حضرت نوح علیہ السلام،

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید،

انھیں بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم اور اس کی تعمیل،

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا قصہ،

حضرت الیاس علیہ السلام کا قصہ جنہیں شام میں ایک ایسی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا جو

”بعل“ نامی بت کی عبادت کرتی تھی،

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی شہوت پرستی کا قصہ،

حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں ہونے کا قصہ۔



(۳) سورہ ص میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ توحید

(تمام انسانوں اور موت و حیات کے پورے نظام کے لیے ایک اللہ ہی کافی ہے۔)

۲۔ رسالت

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی، قریش کی مذمت،

تسلی کے طور پر حضرت داؤد علیہ السلام کے شکر کا قصہ

اور حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا قصہ

اور دیگر انبیائے کرام کے قصے)



(۴) سورہ زمر کے ابتدائی حصے میں دو باتیں یہ ہیں:

۱۔ قرآن کی عظمت

۲۔ توحید

اللہ تعالیٰ انسان کو ماں کے پیٹ میں تین تاریکیوں میں پیدا فرماتے ہیں۔

مشرک کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کے کئی آقا ہوں اور موحد کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کا ایک ہی آقا ہو۔

•



چوبیسواں پارہ

اس میں تین حصے ہیں:

- 1 - سورہ زمر (بقیہ حصہ)
- 2 - سورہ مؤمن (مکمل)
- 3 - سورہ حم السجدة (ابتدائی حصہ)



سورہ زمر کے بقیہ حصے میں کئی باتیں ہیں:

1 - اللہ کی ربوبیت کا بیان

آسمان وزمین تمام کا خالق صرف اللہ ہی ہے اس کے قائل تمام انسان ہیں

2 - اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

انسان کو کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے

3 - جہنمیوں اور جنتیوں کے جہنم اور جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان



سورہ مؤمن میں کئی باتوں کا بیان ہے:

1- مؤمن کا بیان

جب موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش فرعون کے دربار میں ہو رہی تھی تو ایک مؤمن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا اِتَقَتْلُوْنَ رَجُلًا اِنْ یَقُوْلُ رَبِّی اللّٰہُ اَسْ فَرَعُوْنَ اور اس کے درباروں کو موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے ڈرایا اور کہا کہ اس کا انجام بہت برا ہو گا

2- فرعون کے کبر و غرور کا بیان ہے کہ اس نے رب العزت کو دیکھنے کی ناپاک جسارت کرتے ہوئے ہامان کو ایک محل کی تعمیر کا حکم دیا

3- اللہ سے اعراض کرنے والوں کی سزا کا بیان ہے سید خلون جہنم داخرین

4- انسان کی تخلیق کا بیان

انسان کبھی مٹی تھا پھر نطفہ بنا پھر علقہ بنا پھر بچہ بنا پھر جوان ہوا پھر بوڑھا ہوا پھر مرا



سورہ حم السجدۃ میں کئی باتیں ہیں:

1 - آسمان وزمین کی تخلیق

اللہ نے زمین اور اس کے اندر کی ساری چیزیں چار دن میں بنایا اور آسمان کو دو دن میں بنایا۔

2- کافروں کی شرارت کا ذکر کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو یہ لوگ شور مچاتے تاکہ لوگ تلاوتِ قرآن مجید کو نہ سن سکیں۔

3- داعی کا بیان کہ اس سے بہتر بات کسی کی نہیں ہو سکتی اور داعی کو کون سا اسلوب استعمال کرنا چاہیے اس کا بیان ہے۔



پچیسواں پارہ

اس میں کل پانچ حصے ہیں:

- 1 - حم السجدة (بقیہ حصہ)
- 2 - سورہ شوریٰ (مکمل)
- 3 - سورہ زخرف (مکمل)
- 4 - سورہ دخان (مکمل)
- 5 - سورہ جاثیہ (مکمل)



حم السجدة کے بقیہ حصے:

اس بات کا بیان ہے کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے جیسے قیامت کا علم شگوفے میں کیا ہے اس کا علم حمل میں کیا ہے اور وضع حمل کب ہو گا ان تمام باتوں کا علم اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے



سورہ شوریٰ میں کئی باتیں ہیں:

1 - اللہ تعالیٰ تمام خزانوں کا مالک ہے۔ ہر مقالید السموات والارض یبسط الرزق لمن یشاء

ویقدر

2 - اللہ کی قدرت کی بہت ساری نشانیاں ہیں بارش کا نزول، آسمان وزمین کی تخلیق
جانوروں کی پیدائش سمندر کی پیٹھ پر کشتیوں کا چلانا وغیرہ

3- اولاد دینے کی طاقت صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے وہ جسے چاہے صرف لڑکی
دے جسے چاہے لڑکا دے اور جسے چاہے دونوں دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے



سورہ زخرف میں بھی کئی باتوں کا بیان ہے:

1- گزشتہ اقوام کا اپنے آباء واجداد کی تقلید اور اس کے نبی کی تکذیب

2- موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ

3- جنتیوں اور جہنمیوں کا بیان کہ یہ دونوں اپنے اپنے ٹھکانے میں کس طرح زندگی گزار رہے ہوں گے



سورہ دخان میں کئی باتیں ہیں:

1- قرآن مجید کے نزول کا بیان

2- شب قدر کا تذکرہ کہ اس میں تمام مضبوط امر کا فیصلہ ہوتا ہے

3- اہل مکہ کی ہٹ دھرمی کہ نبوت کی نشانی دیکھنے کے باوجود اپنے کفر پر اڑے رہے اور کہا کہ یہ تو سکھایا ہوا مجنوں ہے

4- شجرة الزقوم کا بیان کہ یہ مجرموں کا کھانا ہوگا



سورہ جاثیہ میں بھی بہت سی باتیں ہیں:

- 1- اللہ کی نشانیوں کا تذکرہ ہے کہ آسمان وزمین، انسان، جانور، رات و دن کا آنا جانا بارش کا نزول اور ہواؤں کا اللہ کی قدرت کاملہ کی نشانی ہیں
- 2- اللہ کی آیات کا مذاق اڑانے والے قیامت کے دن فراموش کر دیئے جائیں گے اور ان پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی



چھ بیسواں پارہ

- اس میں کل چھ حصے ہیں:
- 1- سورة الأحقاف مکمل
- 2- سورة محمد مکمل
- 3- سورة الفتح مکمل
- 4- سورة الحجرات مکمل
- 5- سورة ق مکمل
- 6- سورة الذاریات ابتدائی حصہ



سورہ احقاف میں کئی باتیں مذکور ہیں:

1- والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ہے

2- حمل کی اقل مدت کا بیان کہ وہ چھ ماہ ہے

3- قوم عاد کی شرارت اور ان پر آنے والے عذاب کا تذکرہ ہے کہ ان پر ایسی ہوا چلی کہ اس نے سب کو تہ و بالا کر دیا

4- جنوں کے ایمان لانے اور اپنی قوم میں داعی کی حیثیت سے کام کرنے کا بیان ہے



سورہ محمد میں بہت سی باتیں ہیں:

1- جنت کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اس میں ایسی نہر ہے کہ جس کا پانی گدلا نہیں ہوتا دودھ کی نہر کہ جس کا نہیں بدلتا شراب کی نہر خالص شہد کی نہر اور ہر قسم کے پھل وغیرہ

2- آدمی جب مال پا جاتا ہے یا سرداری اور منصب کا مالک ہو جاتا ہے تو رشتہ کو نہیں نبھاتا ہے

3- اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اعمال کی بربادی کا ذریعہ ہے



سورہ فتح کی بعض باتیں یہ ہیں:

- 1- اس سورت میں فتح مبین سے مراد یا تو صلح حدیبیہ ہے یا فتح مکہ مکرمہ جیسا کہ مفسرین کے یہاں اختلاف ہے
- 2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی تعظیم و توقیر اور مدد کرنے کا بیان ہے
- 3- صلح حدیبیہ کے بعض حالات کا بیان
- 4- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا تذکرہ کہ آپ مسجد حرام کی زیارت کریں گے
- 5- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعض عمدہ صفات کا بیان



سورہ حجرات میں کئی باتیں ہیں:

1- نبوت و رسالت کا مقام

2- دو جماعتوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں اصلاح کی کوشش اور بغاوت کرنے والی جماعت کے مد مقابل کھڑے ہونا یہاں تک کہ وہ راہ راست پر آجائے

3- سماج کو تباہ کرنے والی بعض صفات کا بیان کہ ان سے بچنا چاہئے جیسے

بدگمانی

چغلی

غیبت

سخریہ برے القاب سے خطاب وغیرہ



سورہ ق کی چند باتیں یہ ہیں:

- 1- قیامت کا بیان کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔
- 2- قوم نوح اَصحاب الرس ثمود عاد فرعون اور اخوان لوط کی تکذیب کا بیان ہے۔
- 3- جہنم کی کشادگی اور جنت کی قربت کا تذکرہ ہے۔
- 4- آخرت کے میدان میں کس طرح لائے جائیں گے اور مشرکین کو کیسے عذاب شدید میں ڈالا جائے گا اس کا بیان ہے۔



سورہ ذاریات کے ابتدائی حصے کی بعض باتیں یہ ہیں:

- 1- حساب و کتاب ہو کر رہیگا اس سے مفر نہیں ہے
- 2- متقیوں کے بعض صفات کا بیان کہ وہ رات میں بہت کم سوتے ہیں سحر کے استغفار کرتے ہیں اور اپنے مالوں میں سائل اور محروم کا حق فراموش نہیں کرتے۔
- 3- ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمانوں کے آنے اور ان کی ضیافت کا تذکرہ ہے۔



ستائیسواں پارہ

اس میں سورہ ذاریات کا بقیہ حصہ ہے جس میں فرعون اور اس کے اہل کاروں کے دریا میں ڈبوئے جانے قوم عاد کے ہوا کی نذر کئے جانے اور قوم ثمود اور قوم نوح علیہ السلام کے عذابوں میں گرفتار کئے جانے کا بیان ہے

سورہ طور میں کئی باتیں ہیں

1- قیامت کا بیان ہے

2- جنتی جنت میں کس طرح گھومیں پھریں گے اور ان کا اعتراف کیسا ہو گا اس کا تذکرہ ہے۔

3- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ نے کیا کیا کہہ کر اذیتوں کا شکار کیا اس کی جانب اشارہ ہے۔



• سورہ نجم میں کئی باتیں مذکور ہیں:

- 1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی حالت میں دیکھا ابتداء نبوت میں اور معراج کے موقع پر سدرۃ المنتهی کے پاس
- 2- انسان کی کوشش رائیگاں نہیں جاتی ہے شرط یہ ہے کہ وہ اپنی کوشش میں مخلص ہو



سورہ قمر میں کئی باتیں ہیں:

1- چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی نشانی اور کھلا ہوا معجزہ تھا

2- پورا قرآن مجید انسانوں کے لئے نصیحت ہے اسی لئے اسے بہت آسان بنا دیا گیا ہے تاکہ ہر شخص سمجھ کر اپنی زندگی میں نافذ کر سکے

3- مختلف قوموں کے دنیا میں عذاب میں مبتلا ہونے اور آخرت کے دن پریشانی میں گھر نے کا بیان ہے



سورہ رحمن میں بھی کئی باتوں کا بیان ہے:

1- قیامت کے دن حساب و کتاب کے لئے ترازو قائم کیا جائے گا۔

2- اللہ نے انسانوں کو دنیا میں بے شمار نعمتیں دی ہیں اور اچھے لوگوں کو آخرت میں مختلف نعمتوں سے نوازے گا ان کا تذکرہ کر کے بار بار یہ سوال کیا ہے؟ کہ اے انسانو اور جنو تم سب رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے؟



سورہ واقعہ کی بعض باتیں یہ ہیں:

1- قیامت کس طرح واقع ہوگی اس کی ہلکی سی جھلک بتائی گئی ہے۔

2- قیامت کے روز لوگ تین زمرے میں ہونگے سابقین اولین، اصحاب الیمین اور اصحاب المشرمہ یعنی جہنمی لوگ۔

3- اللہ کی قدرت کاملہ کا بیان نطفہ سے بچے کی پیدائش، کھیت میں پودے کا آگنا، آسمان سے بارش نازل کر کے اسے پینے کے لئے میٹھا بنانا، درختوں سے آگ پیدا کرنا یہ سب اللہ ہی کی کاریگری اور قدرت ہے کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔



سورہ حدید کی بعض باتیں یہ ہیں:

1- اللہ کی وحدانیت کا بیان

2- فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ہے

3- قیامت کے دن مومنوں کو ایک نور دیا جائے گا جس کی روشنی میں وہ چل رہے ہوں گے اور منافقین اس نور سے محروم ہونگے

4- لوہا کے فوائد کا بیان ہے کہ اس سے ہتھیار بناتے ہو اور دوسرے منافع حاصل کرتے ہو جیسے: گھر بنانا، گاڑی بنانا پل وغیرہ



جزاكم الله خير

